

شدید بحران نے بری طرح متاثر کیا ہے۔ اسی وجہ سے ابھی ہمارے کئی اہداف ادھورے ہیں۔ اور اسی وجہ سے جیج قائم کرنے کے ہم انتظار میں ہیں۔ مالی بحران کی وجہ سے ماہنامہ الحق اپنے سال کے پہلے جملہ کا آغاز دو شماروں کے بجائے کرنے سے کر رہا ہے۔ ہماری ان حضرات سے خصوصی درخواست ہے جن حضرات کو ماہنامہ الحق گذشتہ کئی عشروں اور کئی سالوں سے اعزازی جاری ہے کہ وہ اس کے بخریدار بنیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کے لئے کام کریں۔ نیز اشتہارات کی صورت میں بھی اپنے اس محبوب جریدے کی معاونت فرمائیں۔ ماہنامہ الحق اور دارالعلوم حقانیہ کو حکومت اور حکمرانوں پر جائز تنقید کی پاداش میں گذشتہ کئی عشروں سے اشتہارات اور تمام سہولیات سے محروم کیا گیا ہے۔ امید ہے آپ حضرات خصوصی طور پر دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ الحق کو اپنی توجہات میں یاد رکھیں تاکہ علم و رشد کی یہ شمعیں تادیر ظلم و جہل کے خلاف فروزاں رہیں۔

شریعت بل کی قومی اسمبلی سے منظوری ایک مستحسن اقدام مگر۔۔

الحمد للہ مقام شکر و امتنان ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھاری اکثریت کے ساتھ شریعت بل کو منظور کرنے کی سعادت حاصل کی۔ گذشتہ دنوں قومی اسمبلی میں اسے بھاری اکثریت سے منظور کیا گیا۔ اس کی بعض متنازعہ دفعات کو حکومت نے اپوزیشن کی مخالفت کے بعد واپس لے لیا ہے تاہم اس بل کی اصل اہمیت اپنی جگہ پر مسلم اور قائم ہے۔ کہ قرآن و سنت ملک کا سرپرست لاہوگا۔ یہ بل اب ایوان بالاسینٹ آف پاکستان میں پہنچ چکا ہے۔ اور حکومت کو نوے (۹۰) دنوں کے اندر اسے سینٹ سے پاس کرانا ہوگا۔ لیکن سینٹ میں حکومت کو شریعت بل کے پاس کرانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ کیونکہ سینٹ میں اکثر ممبران پیپلز پارٹی اور دیگر لادین جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان سے حکومت کا شریعت بل کی حمایت حاصل کرنا بعید از قیاس لگتا ہے۔ کیونکہ قومی اسمبلی میں انہی لادینی اور لاوطنی جماعتوں نے شریعت بل کی بھرپور مخالفت کی ہے اس کے بعد چلیئے تو یہ تھا کہ اس جرم میں ان کی اسمبلی کی رکیت ختم کردی جاتی۔ لیکن جمہوریت کے نام سے یہاں ہر چیز

”جائز“ ہے۔ یہاں قابل افسوس اور باعث عار ان دینی جماعتوں کا رویہ بھی ہے جنہوں نے پارلیمنٹ میں شریعت بل کے پاس کرانے میں اپنا ووٹ نہیں دیا نہ ہی اس کی حمایت کی۔ جہاں تک لادین جماعتوں کا شریعت بل کی مخالفت کا تعلق ہے تو ہماری سمجھ میں آتی ہے کیونکہ یہ ان جماعتوں کے منشور کا بنیادی حصہ ہے۔ لیکن دین و مذہب کے نام سے سیاست کرنے والی جماعتوں کی مخالفت

ہماری اور قوم کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ نواز شریف اور مسلم لیگ کے ساتھ ہماری جماعت کے ہزاروں اختلافات ہیں لیکن جب انہوں نے شریعت بل اور اسلام کی بات درمیان میں پیش کی تو ہم نے پہلے دن سے ہی اس کی حمایت کی (اگرچہ ارباب اقتدار نفاذ اسلام سے مخلص ہیں یا نہیں یا صرف اپنے طول اقتدار اور یا آئندہ متوقع اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کے لیے یہ بل پیش کیا گیا ہے) اس لیے کہ ہم گزشتہ پچاس برسوں سے نفاذ شریعت کیلئے پارلیمنٹ اور باہر جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور ہماری سیاست کا دارومدار نفاذ شریعت ہی ہے۔ اور پھر بحیثیت مسلمان اور مذہبی پارٹی کے ناطے اس کی بے جا مخالفت سے عوام پر بھی غلط اثر پڑتا کہ شریعت کے نام لیوا وقت آنے پر پیچھے رہ گئے۔

ع یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

اور ہم شریعت بل کی مخالفت میں واجپائی، اجمل خٹک، بے نظیر بھٹو، قادیانی جماعت اور اقلیتی پارٹیوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوئے بلکہ شریعت بل کو مزید موثر اور کارآمد بنانے کیلئے کئی مفید تجاویز اس سلسلہ میں حکومت کو پیش کیں اور نہ ہی ہم نواز شریف کے شریعت بل کے اعلان پر اسکی حمایت میں خوشامدیوں کی صف میں کھڑے ہوئے جیسا کہ سینئر ساجد میر اور اس قبیلہ کے دوسرے علماء جو حق نمک ادا کر رہے ہیں کہ جنہوں نے جوش جذبات میں آکر ”امیر المؤمنین“ سکے پاکیزہ نام سے نواز شریف کو پکارا۔ ہمیں نواز شریف کے قول، فعل، عمل اور ماضی میں اس کی دوستی کا خوب تجربہ رہا ہے۔ اس سے پہلے جمعیت العلماء اسلام کے رہنماؤں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ نے شریعت بل کو سینٹ آف پاکستان سے سات سال کی طویل جدوجہد کے بعد منظور کرایا تھا لیکن ایک بڑی عالمی سازش کے تحت ایک دن قبل قومی اسمبلی توڑ دی گئی تاکہ بے یو آئی کا شریعت بل اسمبلی میں پیش نہ ہو سکے۔ لیکن ہمیں کریڈٹ سے سروکار نہیں بلکہ جو بھی نفاذ شریعت کیلئے عملی قدم اٹھائے گا تو ہم دس قدم اس کا ساتھ دینگے۔ ہمیں مخالفت برائے مخالفت کی سیاست نہیں آتی۔ ہم یہاں پر سینٹ آف پاکستان سے بھی بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنی سابقہ روایات کو زندہ کرتے ہوئے شریعت بل کو سینٹ سے بھاری اکثریت سے منظور کرائے۔ ہم اپوزیشن سے بھی یہی مطالبہ دہراتے ہیں کہ وہ اس بل کی حمایت کرے اور نواز شریف کو اس بل سے بھاگنے کا موقع فراہم نہ کرے۔ اگر حکومت سینٹ سے یہ بل پاس نہیں کرا سکتی تو پھر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلوا کر یہ بل منظور کرایا جائے۔ منظوری کے بعد شریعت بل محض ایک کاغذ کا پلندہ نہ ہو بلکہ حقیقی معنی میں اس کا نفاذ زندگی کے ہر شعبہ میں

سونا چاہیے۔ اگر نواز شریف نفاذ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو سب سے پہلے جمعہ کی چھٹی بحال کریں۔ اس کے ساتھ سودی نظام سے ملک کو پاک کریں اور عدالت سے وہ رٹ واپس لیں جو حکومت نے سودی نظام کے خاتمہ کی خلاف ورزی کی ہے اور یہاں پر مشاہد حسین، شیخ رشید اور عابدہ حسین برائڈ اسلام نافذ نہ کریں بلکہ پوری قوم کا یہ مطالبہ ہے کہ پاکستان میں طالبان کے نافذ کردہ قرآن و سنت پر مبنی حقیقی اسلامی قوانین نافذ کریں۔ حکمرانوں کو شریعت مطہرہ میں اپنی مرضی کی تراش خراش نہیں کرنی چاہیے اس کے ساتھ ہی حکومت فوراً قبائلی علاقہ جات میں نفاذ اسلام کو ایک آرڈی نینس کی صورت میں نافذ العمل کرے۔ اس کیلئے انہیں سنٹ اور پارلیمنٹ کی ضرورت نہیں۔ دینی جماعتیں اب نواز شریف کو اس عذر لنگ کا موقع نہیں دیتیگی کہ وہ سینٹ میں شریعت بل کو منظور نہیں کرا سکتے یہ بل اب انہیں ہر طریقے اور ہر حربے سے سینٹ سے منظور کرانا ہوگا چاہے اس کے لئے اسے اقتدار کی قربانی بھی دینی پڑ جائے۔ اگر یہ بل نواز شریف سینٹ سے پاس نہ کرا سکے تو پھر اس منافقت اور فراڈ پر نہ تو پاکستان کے غیور دینی جذبہ سے سرشار عوام نواز شریف کو معاف کرینگے اور نہ ہی خدا کے حضور اسکی معافی قابل قبول ہوگی۔

افغانستان پر ایران، روس، امریکہ کی متوقع جارحیت

پاکستان، افغانستان کے پڑوسی ملک ایران نے افغانستان کی سرحدات کے ساتھ دولاکھ اسی ہزار افواج جمع کر دی ہیں اور جنگی مشقوں کی آڑ میں تحریک طالبان پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ ان مشقوں اور جارحیت کے ذریعہ ایران کئی امور پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ (۱) طالبان کی بڑھتی ہوئی طاقت اور عظمت کو کم کرنا (۲) طالبان کی بڑھتی ہوئی کامیابیوں اور فتوحات کو روکنا (۳) طالبان کے مخالفین قوتوں کو اندرون ملک سنبھالنا دینا اور ان کو طالبان کے خلاف بغاوت پر اکسانا (۴) افغانستان میں رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ایرانی فوجی اور اسلحہ سے لوگوں کی توجہ ہٹانا (۵) پاکستان کو عالمی اور سیاسی سطح پر بدنام کرنا۔ اس کے علاوہ اور کئی عوامل ہیں جن کی بنا پر ایران افغانستان کی خلاف ننگی جارحیت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ایران کے حالیہ جارحانہ کردار سے اس کے اسلامی انقلاب کا چہرہ اور برہم سب کے سامنے آشکارا ہو گیا ہے۔ صرف ذاتی مفادات اور مسلکی تعصب کی بناء پر اپنے دو پڑوسی ممالک کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہونا بلکہ بغض طالبان میں امریکہ جیسے ایران شیطان بزرگ کہتا ہے اور برطانیہ اور شاطن رسول سلمان رشدی کے ساتھ بھی ہاتھ ملاتا ہے۔ ان اقدامات کے بعد